اب په سدنو!



سبق 7 14 نومبر کے لئے

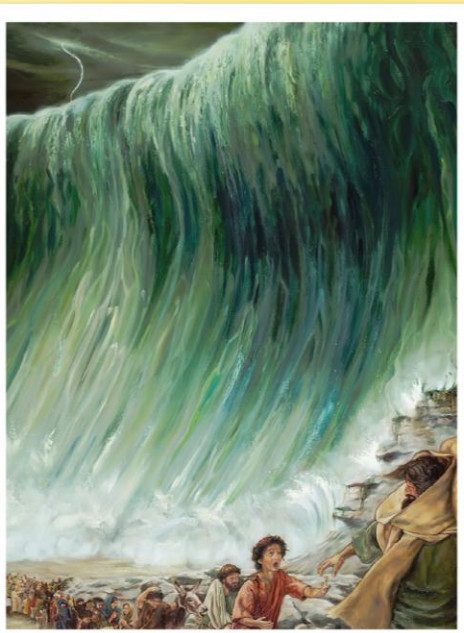

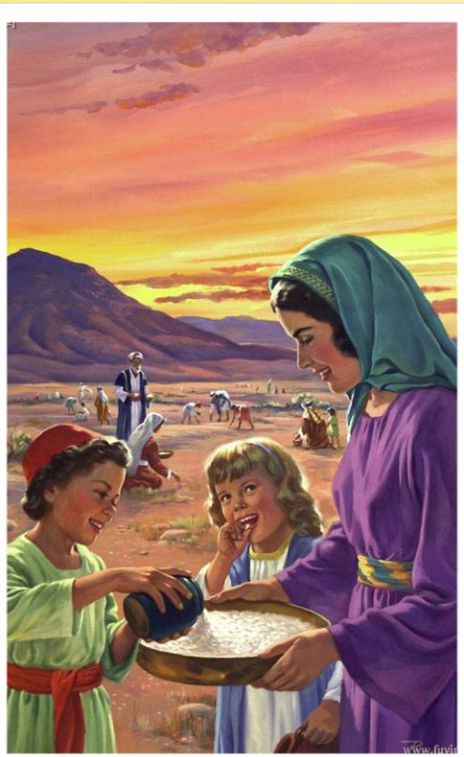

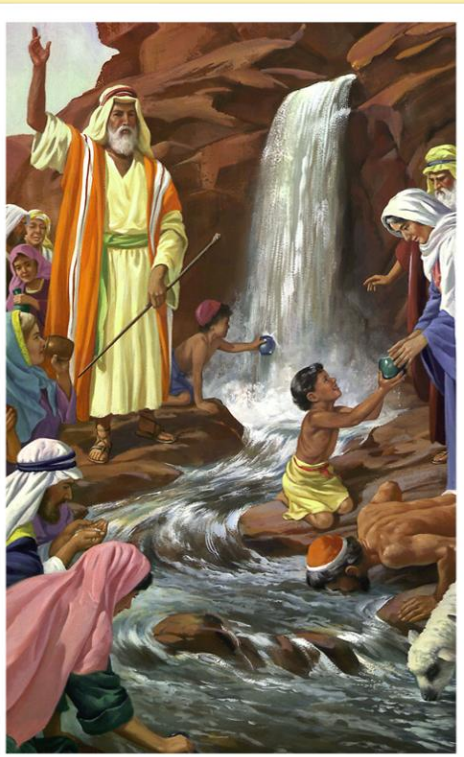

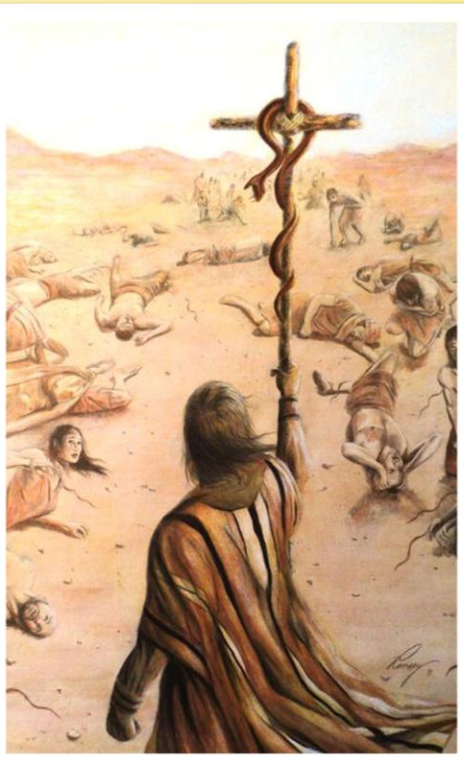

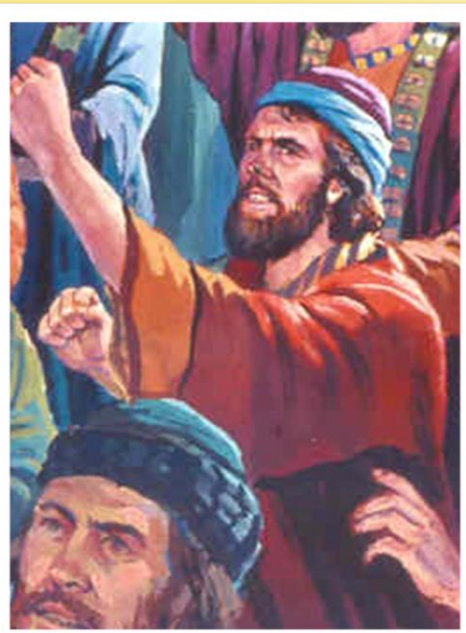

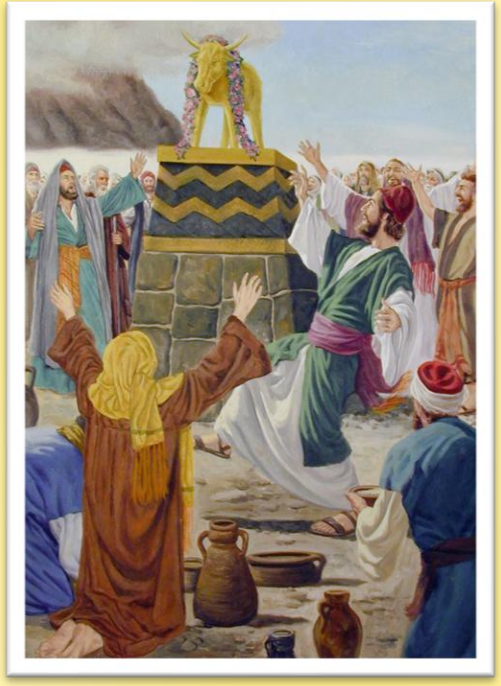

"یہ باتیں اُن پر عبرت کے لئے
واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ
والوں کی نصیحت کے واسطے
لکھی گئیں" 1کرنتھیوں 11:10

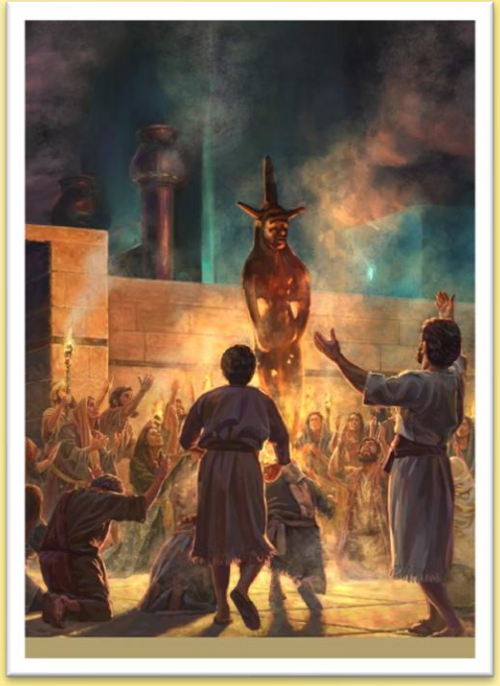



بائبل کے نبیوں نے اعلیٰ اخلاقی معیارات کو برقرار رکھا، لوگوں کو گناہ کے خلاف خبردار کیا اور خُدا کے لئے زیادہ عقیدت کی طرف اُن کی رہنمائی کی۔

جن لوگوں نے ان کی بات سنی اور ان کے پیغام کو قبول کیا ان کو بہت فائدہ ہوا۔

مثال کے طور پر آسا کے ساتھ ایسا ہوا (2تواریخ 15: 1-8) یہوسفط (2تواریخ 20: 14-23) اور امصیاہ (2تواریخ 25: 7-10)۔

لیکن بدقسمتی سے، بنی اسرائیل میں یہ عام رجحان نہیں تھا۔ اکثر پیغمبروں کے پیغام کو رد کیا گیا۔ آج، خدا اپنے نبیوں کے ذریعے ہمکلام ہوتا ہے

اس کلام کی طرف میرا ردعمل کیا ہوتا ہے؟

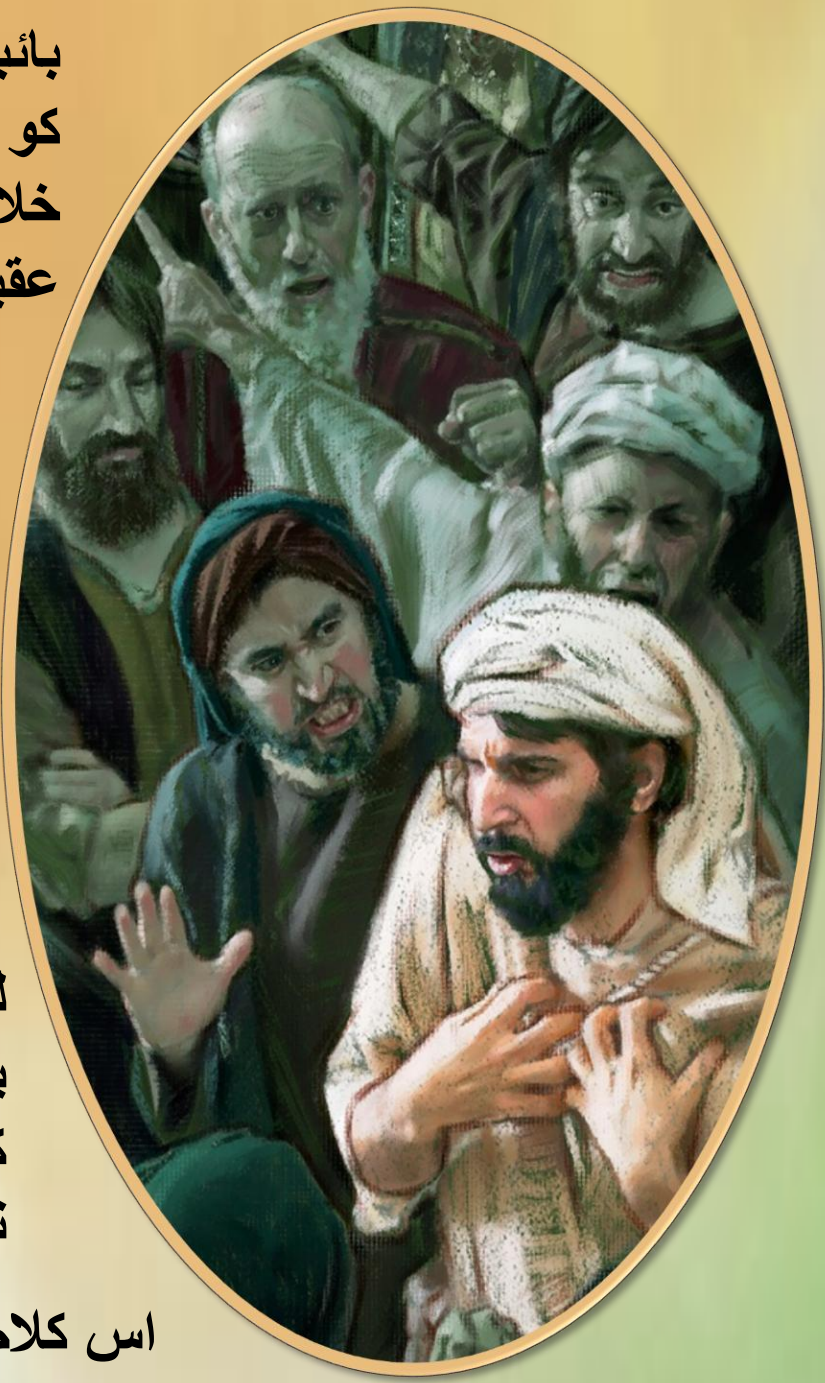

نبی کو رد کرنا

پیغام کو رد کرنا

عملی ردعمل

حقارت

ضد

منافقت

نبی یا پیغام دینے والے کو رد کرنا



"اور اسرائیل کی ساری جماعت موسیٰ اور ہارون کی شکایت کرنے لگے ..... اور نون کا بیٹا یشوع اور یفنہ کا بیٹا کالب جو اُس ملک کا حال دریافت کرنے والوں میں سے تھے اپنے اپنے کپڑے پھاڑ کر بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہنے لگے..... تب ساری جماعت بول اُٹھی کہ ان کو سنگسار کرو" (گنتی 14: 2-10)۔



وعدہ کی ہوئی سرزمین کے دروازے پر، زمین کا حال دریافت کرنے کے لئے جاسوس بھیجے گے۔ ان کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ زمین اتنی ہی اچھی ہے جیسی خُدا نے کہا تھا (گنتی 27:13)۔ لیکن اس کے ساتھ ایک حوصلہ شکن پیغام شامل کیا گیا (گنتی 31،28:13)۔ پھر خُدا کالب کے ذریعے ہمکلام ہواتاکہ انہیں فتح کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے (گنتی 30:13)۔



ایک رات کے مراقبہ کے بعد، لوگوں نے فیصلہ کر لیا: کہ وہ خُدا کے پیغمبروں کو مسترد کر دیں گے جو اُن کی رہنمائی کرتے آ رہے تھے (گنتی 14: 1-4)۔جب یشوع اور کالب نے اُن کے لئے حوصلہ افزائی کے الفاظ دہرائے تو انہوں نے انہیں سنگسار کرنے کا فیصلہ کیا (گنتی 14: 6-10)۔



اس کے بعد بہت سے دوسرے پیغمبروں کو بھی رد کر دیا گیا (2تواریخ 25: 15- 16؛ عاموس 7: 10-13)۔



انکار کی وجہ کیا تھی؟ خدا کی طرف سے جو پیغام انہیں دیا گیا وہ ان کی توقعات کے مطابق نہیں تھا، اور نہ ہی وہ اپنے گناہ بھرے طرز زندگی کو ترک کرنا چاہتے تھے۔

پیغام کو رد کرنا



حقارت

"اور جب یہودی نے تین چار ورق پڑھے تو اُس نے اُسے منشی کے قلم تراش سے کاٹا اور انگیٹھی کی آگ میں ڈال دیا یہاں تک کہ تمام طومار انگیٹھی کی آگ سے بھسم ہو گیا" (یرمیاہ 23:36)۔

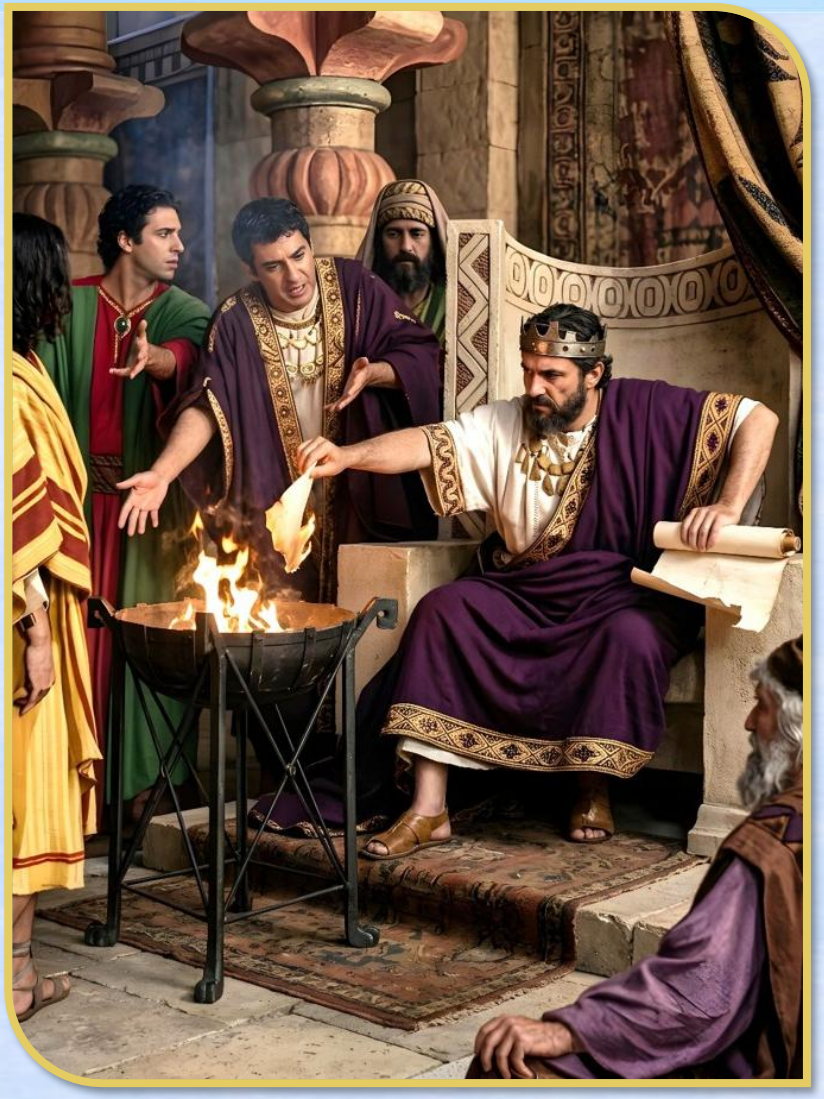

بادشاہ یہویقیم کے زمانے میں لوگ سنگین گناہوں میں ملوث تھے۔ خدا نے یرمیاہ کو حکم دیا کہ وہ پیشن گوئی کے پیغام کے ساتھ ایک طومار لکھے تاکہ بادشاہ اور اس کے مشیروں کو خبردار کیا جائے اور وہ اپنے برے طریقوں سے توبہ کریں (یرمیاہ 36: 1-3)۔

لیکن یہویقیم نے پیغام کو حقیر جانا اور اسے آگ میں پھینک کر تباہ کر دیا، حالانکہ چند ایک نے اس سے ایسا نہ کرنے کی التجا کی تھی (یرمیاہ 36: 21-25)۔ اس کے جواب میں، یہویقیم کے خلاف ایک سخت پیشن گوئی کا اعلان کیا گیا، اور تباہ شدہ پیغام کو دوبارہ لکھا اور پھیلایا گیا (یرمیاہ 36: 27-31)۔



ہم سوچتے ہیں کہ اگر ہم بائبل کو نہیں پڑھتے تو جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں اور سکون سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ اگر ہم خُدا کی آگاہی کےپیغام کو رد کر دیتے ہیں تو ہم اپنے گناہ اور بدی کے نتائج بھگتیں گے۔



ضد

"اور اُس نے نبوکدنضر بادشاہ سے بھی جس نے اُسے خُدا کی قسم کھلائی تھی بغاوت کی بلکہ وہ گردن کن ہو گیا اور اُس نے اپنا دل ایسا سخت کر لیا کہ خُداوند اسرائیل کے خُدا کی طرف رجوُع نہ لایا" (2تواریخ 13:36)۔



یہوداہ کے آخری بادشاہ، صدقیاہ نے بابل کی بیعت کی، لیکن اپنے عہد کو توڑ دیا۔ اُس نے بار بار اُن انتباہی پیغامات کو قبول کرنے سے انکار کیا جو خُدا نے اُسے یرمیاہ کے ذریعے دئیے تھے(2 تواریخ 12:36)۔



جب یروشلم کو بابل کی فوج نے گھیر لیا تو صدقیاہ نے یرمیاہ کو خدا کی طرف سے پیغام دینے کے لیے بلایا (یروشلم 14:38)۔



پیغام واضح تھا: بابل کے سامنے ہتھیار ڈال دو اور تم اپنی جان بچاؤ گے، اور یروشلم کو بھی (یروشلم 38: 17-23)۔ لیکن صدقیاہ نے اس پیغام کو مسترد کر دیا۔ اس کی ہٹ دھرمی یروشلم کی آخرکار تباہی کا باعث بنی (2تواریخ 13:36)۔

گیارہ سال تک خُدا نے اُسے اُمید کے پیغامات بھیجے اگر وہ توبہ کرے اور اپنے طرز عمل کو بدلے۔ بعض اوقات، اس نے مثبت ردعمل بھی ظاہر کیا، لیکن اس نے مستقل اصلاحات نہیں کیں (یرمیاہ 34: 8-11)۔

منافقیت

"پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن اُن کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں " (متی 3:23)۔



یسوع نے فریسیوں کو ریاکار کیوں کہا

کیونکہ وہ کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ اور تھے (متی 3:23)۔

کیونکہ انہوں نے دوسروں پر بھاری بوجھ ڈالا تھا لیکن وہ خود انہیں اٹھانا نہیں چاہتے تھے (متی 4:23)۔

کیونکہ جو کچھ بھی انہوں نے کیا وہ ایک دھوکہ تھا، صرف دوسروں دکھانے کو د کے لیے (متی 5:23)۔

کیونکہ وہ عزت حاصل کرنا پسند کرتے تھے لیکن دوسروں کی عزت نہیں کرتے تھے(متی 23: 6-7، 11-12)۔

کیونکہ وہ نبیوں کی تعریف کرتے تھے، لیکن ان کے پیغامات کو ماننا نہیں چاہتے تھے (متی 23: 29-31)۔

کیونکہ اُنہوں نے خدا کی خدمت کرنے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن وہ اُن لوگوں کو قتل کرنا چاہتے تھے جو اُس کی طرف سے اُن سے بات کرتے تھے (متی 23:34)۔

منافق فریسیوں کے خلاف یسوع کے الفاظ اس لیے لکھے گئے تھے تاکہ ہم ان کی مثال پر عمل کرنے سے گریز کریں، اور کسی ایسے رویہ یا سوچ کو ترک کریں جو ہمیں خدا کے پیغام کو رد کرنے کی طرف لے جائے۔

عملی رد عمل



"یہ باتیں اُن پر عبرت کے لئے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں" (1کرنتھیوں 11:10)۔

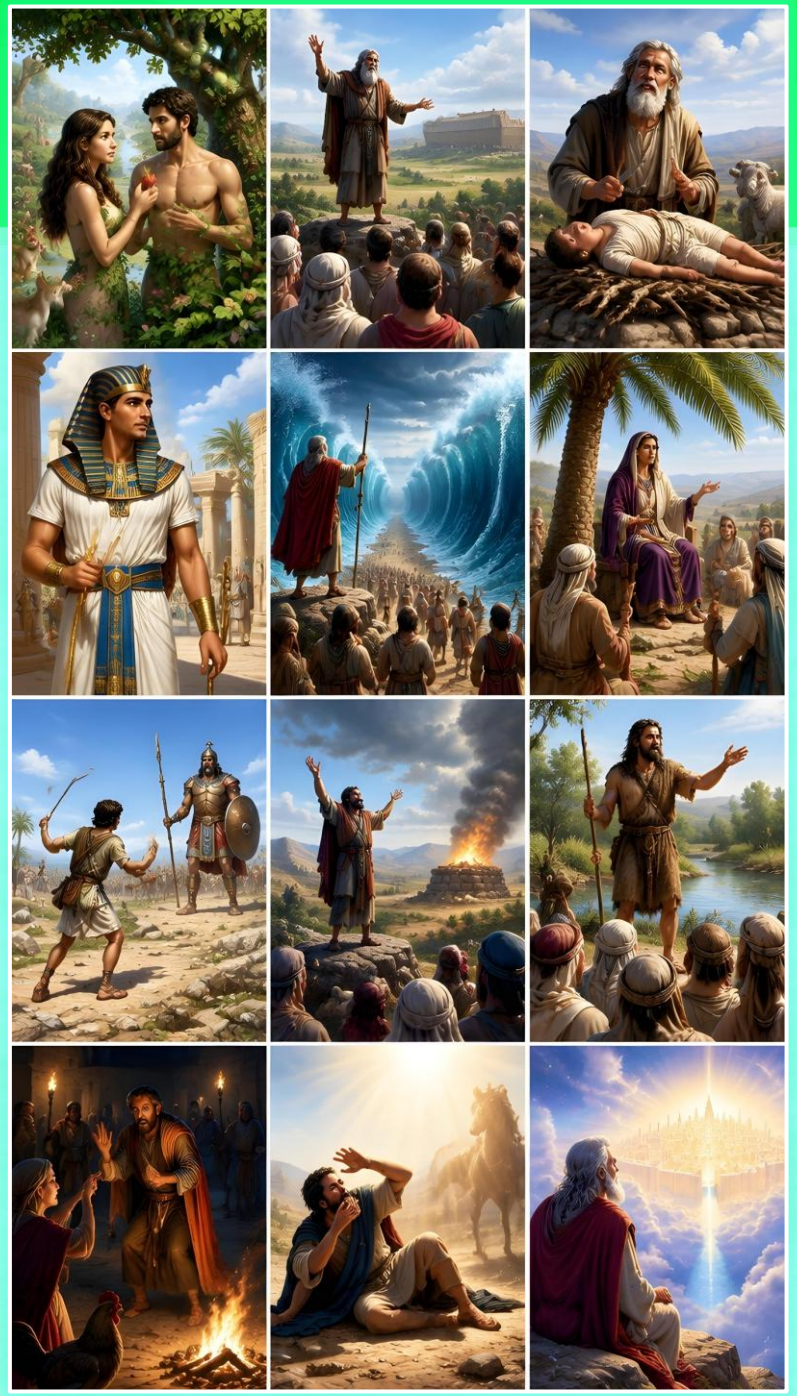

"جو لوگ ماضی کو یاد نہیں رکھ سکتے وہ اسے دہرانے کی غلطی کرتے ہیں" (جارج سانتیانا)۔

خدا کے ساتھ انسانیت کے تجربات - خواہ وہ اچھے ہوں یا برے - نظر انداز یابھلایا نہیں جا سکتا۔

ماضی اکثر مستقبل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ماضی اکثر اس بات کا سیاق و سباق طے کرتا ہے کہ اس وقت کیا ہو رہا ہے اور مستقبل میں کیا ہو گا۔

اگر ہم کلام پاک کی تنبیہات اور ان پیغامات پر توجہ دیں جو خُدا اپنے نبیوں کے ذریعے ہمیں بھیجتا ہے تو ہمیں پچھلی نسلوں کی غلطیوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہو گی (1 کرنتھیوں 11:10)



"خُداوند اپنے خُدا پر ایمان رکھو تو تم قائم کئے جاؤ گے۔ اُس کے نبیوں کا یقین کرو تو تم کامیاب ہو گے" (2تواریخ 20:20)۔

"سزا دینے کی مخالفت کا جذبہ، جس کی وجہ سے یرمیاہ کو ستایا گیا اور قید کیا گیا، آج بھی موجود ہے۔ بہت سے لوگ بار بار کی تنبیہات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، بلکہ جھوٹے اساتذہ کو سننے کو ترجیح دیتے ہیں جو اپنی باطل کی چاپلوسی کرتے ہیں اور ان کی برائیوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ مصیبت کے دن ایسے لوگوں کو کوئی یقینی پناہ نہیں ملے گی، نہ آسمان سے کوئی مدد ملے گی۔ ان کو ملامت، غفلت اور غلط بیانی کے ذریعے اس کام کو وفاداری کے ساتھ انجام دینا چاہئے جو خدا نے انہیں کرنے کے لئے دیا ہے، یہ یاد رکھنا کہ قدیم زمانے کے انبیاء اور بنی نوع انسان کے نجات دہندہ اور اس کے رسولوں نے بھی کلام کی خاطر بدسلوکی اور ظلم و ستم کو برداشت کیا"

EGW (Prophets and Kings, p. 438)